باپ جنّت کا درمیانی دروازہ ہے

23-August-2018



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

1۔۔۔سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم۔۔۔الخ، باب ثواب الصلاۃ۔۔۔الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (1) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(2) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم "**والد کے ساتھ اچھا سُلوک** "کرنے کے بارے میں سُنیں گے، اِس بارے میں آیاتِ قرآنی اور ان کی تفسیر بھی سُنیں گے، کئی **احادیثِ مبارکہ** میں بھی والد کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، اُنہیں بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، **والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے سے ایک بیٹے کو کیسی کیسی بَرَکتیں نصیب

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہوئیں، یہ واقعہ بھی سنیں گے، والد کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والوں کے چند **عبرت ناک واقعات** بھی بیان کئے جائیں گے، اولاد کی دُرست تربیت نہ کی جائے تو اس کے کیا کیا **نقصانات ہوسکتے ہیں**، یہ بھی سُنیں گے، اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام نے باپ جیسی محترم ہستی کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور ہمیں باپ جیسی مہربان ذات کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالانے کا واضح حکم ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا جس طرح ہم اپنی ماں کی خدمت کرتے ہیں، اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالاتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والد کی بھی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کا ادب کریں اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باپ کی خدمت کرنا بہت ہی بڑی سعادت مندی کی بات اور رضائے الٰہی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ باپ کی خدمت کرنے کے بدلے میں اللہ پاک اولاد کو کیسے کیسے اِنعام واکرام سے نوازتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجاتے جائیے، چنانچہ

والد کی خدمت کا صلہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** جلد4 صفحہ نمبر 14 پر ہے: ایک شخص کے 4 بیٹے تھے، وہ بیمار ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا: "یا تو تم تینوں والد کی تیمارداری کرو اور ان کی میراث سے اپنے لئے کچھ حصہ نہ لو یا میں ان کی تیمارداری کرتا ہوں اور ان کی میراث سے کچھ حصہ

نہیں لیتا۔“تینوں نے کہا: ”تم تیمارداری (یعنی بیماری کی حالت میں خدمت وغیرہ) کرو اور میراث سے کچھ حصہ نہ لو۔“ چنانچہ وہ والد کی تیمارداری کرتا رہا حتّٰی کہ والد کا انتقال ہو گیا، لہٰذا اس نے میراث میں سے کچھ حصہ نہ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: ”فُلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 100 دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) لے لو۔“ لڑکے نے پوچھا: ”کیا اس میں برکت ہے؟“ جواب ملا: ”نہیں۔“ صبح ہوئی تو اس نے خواب اپنی بیوی کو سنایا، بیوی نے کہا: ”تم ان دیناروں کو لے لو، ان کی برکت یہ ہے کہ ہم ان سے کپڑے بنوائیں اور زندگی گزاریں۔“ لڑکے نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا: ”فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 10 دِینار لے لو۔“ اس نے پوچھا: ”کیا ان میں برکت ہے؟“ جواب ملا: ”نہیں۔“ صبح اس نے اپنی بیوی کو خواب سنایا تو بیوی نے پہلے کی طرح کہا، مگر اس نے پھر لینے سے انکار کر دیا، تیسری رات پھر اس نے خواب میں سنا: ”فلاں جگہ جاؤ اور 1 دِینار لے لو۔“ اس نے پوچھا: ”کیا اس میں برکت ہے؟“ جواب ملا: ”ہاں۔“ چنانچہ لڑکا گیا اور دِینار لے کر بازار روانہ ہو گیا، اسے ایک آدمی ملا جو دو مچھلیاں اٹھائے ہوئے تھا، لڑکے نے کہا: ”ان کی قیمت کیا ہے؟“ اس نے کہا: ”1 دِینار۔“ لڑکے نے 1 دِینار کے بدلے دونوں مچھلیاں لیں اور چل دیا۔ گھر آ کر ان کا پیٹ چاک کیا تو دونوں میں سے ہر ایک کے پیٹ سے ایک ایسا موتی نکلا جس کی مثل لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔ ادھر بادشاہ نے ایک شخص کو ایسا ہی موتی تلاش کرنے اور خریدنے بھیجا تو وہ موتی اس لڑکے کے پاس ملا، لہٰذا اس نے وہ موتی سونے سے لدے ہوئے 30 خچروں کے عوض بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے موتی دیکھا تو کہا: ”اس کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ اس کی مثل ایک اور بھی ہو۔“ لہٰذا بادشاہ نے خدام سے کہا: اس کی مثل ایک اور تلاش کرو اگرچہ قیمت دُگنی دینی پڑے۔ چنانچہ وہ اسی لڑکے کے پاس آئے اور کہا: ”جو موتی ہم نے تم سے خریدا تھا اس کی مثل اور بھی ہو تو ہمیں دے دو ہم تمہیں دُگنی رقم دیں گے۔ لڑکے نے پوچھا: ”کیا تم واقعی اتنا دو گے؟“ انہوں نے

کہا:"ہاں۔" چنانچہ لڑکے نے دوسرا موتی دُگنی قیمت میں (یعنی سونے سے لدے ہوئے 60خچروں کے عوض) فروخت کر دیا۔(اللہ والوں کی باتیں،۴/۱۴)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اَللہُ رَحمٰن کی، اللہ کریم کس طرح اپنے بندوں کو نوازتا ہے، سُبْحٰنَ اللہ! بَرادرِ اعلیٰ حضرت، اُستاذِ زَمن، حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ　　بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

(ذوقِ نعت، ص ٦)

اللہ پاک اپنے کرم اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے کام بناتا ہے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک آیتِ مبارکہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

پارہ22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر48 میں ارشادِ باری ہے:

وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ-وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا(۴۸)　تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اور اللہ پر بھروسا کرو اور اللہ بس (کافی) ہے کارساز۔

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: جو دُنیوی اور اُخروی اُمور میں اللہ پاک پر بھروسہ رکھے تو اللہ پاک اُسے کافی ہے۔(روح البیان، الاحزاب، تحت الآیۃ:۴۸، ۷/۱۹۹-۲۰۰، جلالین مع صاوی، الاحزاب، تحت الآیۃ:۴۸، ۵/۱۶۴۵-۱۶۴۶ ملتقطاً)(صراط الجنان، ۸/۶۱)

معلوم ہوا! اللہ پاک پر توکل یعنی بھروسا کرنا عظیم کام ہے، لہٰذا بندے کو چاہیئے کہ وہ اسباب اِختیار کرے مگر اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا کرے اور اپنے مُعاملات اُس کے سپرد کر دے۔

آیئے! بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں کہ ہم پر ایسی نظرِ کرم ہو جائے کہ بڑے بہن بھائیوں کا کہنا بھی مانیں اور اپنے ماں باپ کی خوب خوب خدمت بھی کریں۔

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم
کروں ماں باپ کی دِن رات خدمت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۳۳۱)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے! اُس سعادت مند اور عقلمند بیٹے کی سمجھداری پر! بِلاشبہ اگر وہ چاہتا تو اپنے دیگر نالائق بھائیوں کی طرح اپنے حصے کا مال لے کر والدِ محترم کی شفقتوں، ان کی خدمت کے بدلے ملنے والے بہت بڑے ثواب سے اپنے آپ کو محروم کرلیتا مگر یہ خوش نصیب خوددار، وفادار، غیرت مند اور سمجھدار بیٹا تھا، فانی دنیوی مال و دولت کی وجہ سے باپ کے احسانات کو بُھلانے والا نہ تھا، اسے معلوم تھا کہ باپ کی خدمت کرنے سے اللہ پاک اور اُس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے، ہاں! ہاں! یہی وہ معزز شخصیت ہے جس کی خدمت اولاد کو جنّت کا حقدار بنادیتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دولت تو آنے جانے والی چیز بلکہ ہاتھوں کا میل ہے، مال جاتا ہے تو جائے مگر باپ کی خدمت کی سعادت ہاتھوں سے ہرگز نہ چُھوٹنے پائے، لہٰذا اس باکمال و وفادار بیٹے نے فانی مال و دولت کو ٹھکرا کر اپنے بیمار والد کا سہارا بننے کو ترجیح دی اور آخری دم تک ان کی دیکھ بھال کرنے میں مشغول رہا، حتّٰی کہ اس کا باپ دنیا سے رُخصت ہوگیا، اللہ پاک کو اس لائق بیٹے کا اپنے والد کی خدمت کرنے کا عمل اس قدر پسند آیا کہ اس نے اس وفاشعار بیٹے سے راضی ہو کر دنیا میں ہی اپنی نعمتوں کی برسات فرمادی۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو اپنے والد کا مطیع و فرمانبردار بنائے اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! باپ کے اپنی اولاد پر اس قدر احسانات ہیں کہ اگر اولاد کو ایک تو کیا کئی زندگیاں بھی مل جائیں تب بھی وہ اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔"**باپ** "قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، **باپ** کا فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے میں کامیاب ہوجاتا ہے، **باپ** خاندان میں اَولاد کی پہچان کا ذریعہ ہے، **باپ** کا خدمت گار چین وسُکون کی زندگی گزارتا ہے، **باپ** کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، **باپ** کے حُقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے، **باپ** صبح سویرے کام کاج کے لئے گھر سے نکل پڑتا اور سارا دن محنت مزدوری کرکے اولاد کا پیٹ بھرتا ہے، **باپ** اَولاد کی ترقّی کے لئے ہمیشہ کُڑھتا رہتا ہے، **باپ** اپنی اَولاد کی **بھلائی** چاہنے والا ہوتا ہے، **باپ** اپنی اولاد پر احسانات کرتا ہے، **باپ** بیمار اَولاد پر خرچ بھی کرتا ہے اور وقت بھی دیتا ہے، **باپ** بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتا ہے، **باپ** بیمار اولاد کی خاطر مہنگے ہسپتالوں کے چکر لگاتا اور مہنگی دوائیں بھی خرید لیتا ہے، **باپ** اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں اَولاد کے لئے وَقْف کردیتا ہے، **باپ** اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتا ہے، **باپ** خود گرمی برداشت کرکے اَولاد کو آرام و سُکون پہنچاتا ہے، **باپ** اَولاد کی راحت کی خاطر خود تکلیفیں جھیل لیتا ہے، **باپ** اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتا ہے، **باپ** قَرض لے کر بھی اَولاد کی خواہشات کو پُورا کرتا ہے، **باپ** اپنے بچوں کی امی کی وَفات کے بعد اَولاد کو ان کی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتا، **باپ** اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کے اَخراجات کو برداشت کرتا ہے، **باپ** اَولاد کو اچّھا انسان بناتا ہے، **باپ** اولاد کو کامیاب اِنسان دیکھنا پسند کرتا ہے، **باپ** اولاد کو عموماً آسائشیں مہیا کرتا ہے، **باپ** اولاد کی تعلیم کا خرچہ برداشت کرتا ہے، **باپ** اولاد کو مایوسی کے دلدل سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے، **باپ** عموماً اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتا ہے، **باپ** وقتاً فوقتاً اپنی اولاد کو مفید

مشوروں سے نوازتا ہے، باپ اولاد کو اپنی زندگی کے تجربات سے آگاہ کرتا ہے، باپ اولاد کو موجودہ اور آئندہ آنے والے خطرات و فتنوں سے باخبر کرتا ہے، باپ اولاد کو کامیاب زندگی گزارنے کے اُصول سکھاتا ہے، باپ اولاد کو اپنے پرائے کا فرق بتاتا ہے، باپ اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتا اور اولاد کو دُکھ تکلیف میں مُبْتَلا دیکھ کر بے قرار ہوجاتا ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ باپ اولاد کی جلی کٹی باتیں سُن کر بھی خاموش رہتا ہے، باپ اولاد کے چہرے سے ہی ان کی حاجات و پریشانیاں بھانپ لیتا ہے، باپ مشکلات میں اَولاد کی ہمت بندھاتا ہے، باپ معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتا، باپ نافرمان اَولاد کے لئے بھی اپنی محبتوں کے دروازے کُھلے رکھتا ہے، باپ نہ ہو تو گھر ویران ہوجاتا ہے اور باپ سے حُسنِ سُلوک کرنے کا حکم قرآنِ کریم واحادیثِ کریمہ میں بَیان ہوا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ ﴿۲۴﴾ (پ ۱۵، اسراء: ۲۳-۲۴)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اُس کے سِوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بُڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لئے عاجِزی کا بازو بچھا نَرم دِلی سے اور عَرض کر کہ اے میرے ربّ تُو اُن دونوں پر رَحم کر جیسا کہ اُن دونوں نے مجھے چُھٹپن (چھوٹی عُمر) میں پالا۔

حضرت علّامہ مَولانا سَیِّدْ مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ اِن آیاتِ مُبارَکہ کے

تحت فرماتے ہیں: جب والِدَین(ماں باپ) پر ضُعف(کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں(کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا، جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی(بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب(نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی وتَواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقْت تجھے مَحبَّت سے پَروَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرچ کرنے میں دَرَیغ(بُخل) نہ کر۔ مُدَّعا(مطلب) یہ ہے کہ دُنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغَہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہیے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا(بدلہ) نہیں ہو سکتیں تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

اُستاد کی کرتا رہوں ہر دم میں اِطاعت ماں باپ کی عزّت کی بھی توفیق خُدا دے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! اب احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں باپ کی شان اور باپ سے اچھا سُلوک کرنے کی اہمیت پر مشتمل 6 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، تیری مرضی ہے، اس کی حفاظت کر یا اسے چھوڑ دے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب: ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶)

(2)ارشاد فرمایا: بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ بیٹا اپنے باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔(مسلم،کتاب العتق،باب فضل عتق الوالد،حدیث: ۳۷۹۹،ص ۶۲۴)

(3)ارشاد فرمایا: ربّ کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور ربّ کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔(ترمذی،کتاب البر والصلة،باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین،۳/۳۶۰،حدیث:۱۹۰۷)

(4)ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی اطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔(معجم اوسط،باب الالف،من اسمه:احمد،۱/۶۱۴،حدیث:۲۲۵۵)

(5)ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان سے حُسنِ سلوک نہ کیا وہ اللہ کریم کی رحمت سے دور ہوا اور غضبِ خدا کا مستحق ہوا۔(معجم کبیر،۱۲/۶۶،حدیث:۱۲۵۵۱)

(6)ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے باپ کو ہرگز گالی نہ دے۔صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص اپنے باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کسی شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اِس کے باپ کو گالی دے گا۔(مسلم،کتاب الایمان،باب الکبائر واکبرھا،حدیث:۲۶۳،ص ۶۰ ملخصاً)

آیئے! بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

مُطِیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُن کا ہر ایک حکم لاؤں بجا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے باپ کو کیسی اونچی شان کا مالک بنایا ہے کہ اللہ پاک نے اپنی رضا و فرمانبرداری کو باپ کی رضا و فرمانبرداری پر موقوف فرمادیا۔ ہونا تو یہ چاہئے

تھا کہ ہم اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر لبیک کہتے ہوئے دل و جان کے ساتھ ماں باپ کی خدمت کرکے ان سے دعائیں لیتے،ماں باپ کے حقوق کو پورا کرتے،ماں باپ کے ہر جائز حکم کی بجاآوری کرتے،ماں باپ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ان کی بارگاہ میں دوڑے چلے آتے،ماں باپ کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتے،ماں باپ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچاتے،مشکل حالات،بیماری اور بڑھاپے میں اُن کا سہارا بنتے،الغرض ہر طرح سے ماں باپ کو راضی رکھنے کی کوشش کرتے مگر افسوس!صد ہزار افسوس!عِلْمِ دِین سے دُوری کے باعث آج باپ مظلوم ترین لوگوں کی صف میں شامل ہوچکا ہے،بیٹیاں تو عموماً باپ کا خیال کرتی ہیں مگر بیٹوں کی جانب سے اکثر باپ کو دکھوں اور تکلیفوں کا ہی منہ دیکھنا پڑتا ہے،افسوس! کُفّار اور اِسلام دُشمنوں کی دیکھا دیکھی اب باپ جیسی عظیم ہستی کے ساتھ نوکروں والا سُلوک کیا جارہا ہے،بدقسمتی کے ساتھ باپ کے ساتھ بدسُلوکی کے واقعات میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے،گھر کے سارے کام باپ سے کروائے جارہے ہیں ،حتّٰی کہ گھر کا کچرا اُٹھانے اور گٹر کھلوانے کا کام بھی باپ سے لیا جارہا ہے،پہلے کے دور میں بچے ڈرتے تھے کہ کہیں باپ ناراض نہ ہوجائے مگر اب حال یہ ہے کہ باپ ڈرتا ہے کہ کہیں بچے ناراض نہ ہوجائیں،ایک اکیلا باپ 5بچوں کو تو پال لیتا ہے مگر 5 بچے ایک باپ کو سنبھال نہیں پاتے،باپ نصیحت کردے تو جھڑک کر اس کی بات کو سُنی اَن سُنی کردیا جاتا ہے،باپ خرچہ مانگے تو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے معذرت کرلی جاتی ہے،باپ اولاد کی بہتری کے لئے کچھ سخت کلمات کہہ دے تو پیشانی پر بل آجاتے ہیں اور نادان اولاد زبان درازی پر اُتر آتی ہے،باپ بیمار ہوجائے تو اسے ہسپتال لے جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا،باپ جب تک کمانے کی مشین بنا رہے تو بہت اچھا لگتا ہے لیکن اگر بیمار ہوجائے،کام کاج کے لائق نہ رہے،اولاد کے مزاج کے خلاف کوئی فیصلہ کردے،اولاد کو کسی نقصان

پہنچانے والے کام سے منع کر دے، ایسی صورت میں بھی اولاد کی سمجھ میں نہیں آتا، باپ خرچہ نہ دے پائے یا بڑھاپے کی دہلیز کو پہنچ جائے تو اولاد کے نزدیک اس کی اہمیت کسی بیکار چیز سے کم نہیں رہ جاتی، بچوں کی اَمّی کے انتقال کے بعد عُموماً باپ کی دنیا بے رونق سی ہو جاتی ہے، اسے تنہائیاں چُبھتی ہیں، ایسے میں اسے اولاد کی ہمدردی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے مگر اولاد اپنے آپ میں کچھ ایسی مگن ہوتی ہے کہ اس کے پاس باپ کا حال پوچھنے کے لئے چند لمحات بھی نہیں نکل پاتے، خصوصاً شادی کے بعد باپ پر ظلم و ستم کے جو پہاڑ توڑے جاتے ہیں اس کا تصور ہی دل دہلا دینے والا ہے، باپ لاکھوں روپے خرچ کر کے بچوں کی شادیاں کرواتا ہے مگر شادی ہوتے ہی اولاد اور ان کی بیویاں اس کا جینا مشکل کر دیتے ہیں، وہ اولاد جس کو باپ نے بڑے ناز نخروں سے پالا تھا، جسے رو رو کر اللہ پاک سے مانگا تھا، علاج معالجے پر زندگی بھر کی جمع پونجی خرچ کر ڈالی تھی، اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اجمعین کے مزارات پر جا کر دُعائیں مانگی تھیں، اللہ پاک اور اُس کے نیک بندوں سے دعائیں کروائی تھیں، افسوس! ایک دن وہی اولاد اپنی بیوی کو خوش کرنے کی خاطر اپنے باپ کو ناراض کرتی، ان کا دل دکھاتی اور دھکے دے کر بے گھر کر دیتی یا پھر اولڈ ہاؤس (Old House) چھوڑ آتی ہے، جہاں اسے اولاد کے ساتھ گزارے لمحات اور ان کی یادیں بے حد ستاتی اور خوب رُلاتی ہیں، باپ ہر گزرتے دن یہی امید لگاتا ہے کہ شاید آج میرا وہ لختِ جگر مجھے لینے آئے گا جس کو میں نے بڑی مشقتوں سے اپنے خونِ جگر سے پالا تھا، جس کی بیماری پر اس کا علاج کراتے ہوئے میری رات کی نیندیں قربان ہوئی تھیں، آج میرا وہ بیٹا لینے آئے گا جس کی دِل لُبھاتی آواز سے میری دن بھر کی ساری تھکن دُور ہو جاتی تھی، میرا بیٹا مجھے سینے سے لگائے گا، مجھے گھر لے جائے گا مگر آہ! صبح و شام گزرتے جاتے ہیں لیکن نہ کوئی لینے آتا ہے نہ ہی کسی کا فون آتا ہے۔ اَلۡاَمَانُ وَالۡحَفِیۡظ۔

مشہور کہاوت ہے: **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"** !تو آج اگر ہم اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کا ناپسندیدہ سُلوک کریں گے تو ممکن ہے کہ کل کو ہمارے بچے بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کریں ،جیسا کہ

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

حدیثِ پاک میں ہے: کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔[1]

حضرت علّامہ عبدُالرؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کرو گے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا،جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہو گا ۔(التیسیر بشرح الجامع الصغیر،۲/۲۲۲)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: بے عقل اور شریر اور نا سمجھ جب طاقت و توانائی حاصل کرلیتے ہیں تو بوڑھے باپ پر ہی زور آزمائی کرتے ہیں اور اس کے حکم کی خلاف ورزی اختیار کرتے ہیں جلد نظر آجائے گا کہ جب خود بوڑھے ہوں گے تو اپنے کئے ہوئے کی جزا اپنے ہاتھ سے چکھیں گے۔(فتاوی رضویہ،۲۴/۴۲۴)

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے !اب دل تھام کر **باپ سے بدسلوکی** کرنے کے عبرت ناک انجام پر مشتمل 3 فکر انگیز حکایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1)باپ کے ساتھ بدسلوکی کا انجام

1…مصنف عبدالرزاق،کتاب الجامع،باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/۱۸۹،حدیث:۲۰۴۳۰

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسلم بن قُتَیْبَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب ''اَرْدَشِیْر'' نامی بادشاہ نے اپنی حکومت(Government)کو مستحکم کرلیا تو چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے تابع رہنے کا اقرار کرلیا۔اب اس کی نظر بہت بڑی قریبی سلطنت ''سُرْیَانِیّہ'' کی طرف تھی۔ چنانچہ اَرْدَشِیْر نے اس ملک پر چڑھائی کردی، وہاں کا بادشاہ ایک بڑے شہر میں قلعہ بند تھا۔اَرْدَشِیْر نے شہر کا محاصرہ کرلیا لیکن کافی عرصہ گزرنے کے باوجود بھی وہ اس شہر کو فتح نہ کرسکا۔ایک دن بادشاہ کی بیٹی قلعہ کی دیوار پر چڑھی تو اچانک اس کی نظر اَرْدَشِیْر پر پڑی۔ شہزادی اس کی محبت میں گرفتار ہوگئی اور عشق کی آگ میں جلنے لگی، بالآخر نفس کے ہاتھوں مجبور ہوکر اس نے ایک تِیر پر یہ عبارت لکھی: ''اے حسین و جمیل بادشاہ! اگر تم مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں ایسا خفیہ راستہ بتاؤں گی، جس کے ذریعے تم تھوڑی سی مشقت کے بعد بآسانی اس شہر کو فتح کرلوگے۔'' پھر شہزادی نے وہ تیر اَرْدَشِیْر بادشاہ کی جانب پھینک دیا۔اس نے تِیر پر لکھی عبارت پڑھی اور ایک تِیر پر یہ جواب لکھا: ''اگر تم نے ایسا راستہ بتادیا تو تمہاری خواہش ضرور پوری کی جائے گی یہ ہمارا وعدہ ہے۔'' اور تیر شہزادی کی جانب پھینک دیا۔ شہزادی نے یہ عبارت پڑھی تو فوراً خفیہ راستے کا پتہ لکھ کر تِیر بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ شہوت کے ہاتھوں مجبور ہونے والی اس بے مُرُوَّت شہزادی کے بتائے ہوئے راستے سے اَرْدَشِیْر بادشاہ نے بہت جلد اس شہر کو فتح کرلیا۔

غفلت و بے خبری کے عالم میں بہت سارے سپاہی ہلاک ہوگئے اور شہر کا بادشاہ یعنی اس شہزادی کا باپ بھی قتل کردیا گیا۔ حسبِ وعدہ اَرْدَشِیْر نے شہزادی سے شادی کرلی، شہزادی کو نہ تو اپنے باپ کی ہلاکت کا غم تھا اور نہ ہی اپنے ملک کی بربادی کی کوئی پروا۔بس اپنی نفسانی خواہش کے مطابق ہونے والی شادی پر وہ بے حد خوش تھی۔ دن گزرتے رہے، اس کی خوشیوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ایک رات جب

شہزادی بستر پر لیٹی تو کافی دیر تک اسے نیند نہ آئی وہ بے چینی سے بار بار کروٹیں بدلتی رہی۔ اَرْدَشِیْر نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا: "کیا بات ہے؟ تمہیں نیند کیوں نہیں آرہی؟" شہزادی نے کہا: "میرے بستر پر کوئی چیز ہے جس کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آرہی۔" اَرْدَشِیْر نے جب بستر دیکھا تو چند دھاگے ایک جگہ جمع تھے ان کی وجہ سے شہزادی کا انتہائی نرم و نازک جسم بے چین ہو رہا تھا۔ اَرْدَشِیْر کو اس کے جسم کی نرمی و نزاکت پر بڑا تعجب ہوا۔ اس نے پوچھا: "تمہارا باپ تمہیں کون سی غذا کھلاتا تھا جس کی وجہ سے تمہارا جسم اتنا نرم و نازک ہے؟" شہزادی نے کہا: "میری غذا مکھن، ہڈیوں کا گُودا، شہد اور مغز ہوا کرتی تھی۔" اَرْدَشِیْر نے کہا: "تیرے باپ کی طرح آسائش و آرام تجھے کبھی کسی نے نہ دیا ہوگا۔ تُو نے اس کے احسان اور قرابت کا اتنا بُرا بدلہ دیا کہ اسے قتل کروا ڈالا۔ جب تُو اپنے شفیق باپ کے ساتھ بھلائی نہ کر سکی تو میں بھی اپنے آپ کو تجھ سے محفوظ نہیں سمجھتا۔" پھر اَرْدَشِیْر نے حکم دیا: "اس کے سر کے بالوں کو طاقتور گھوڑے (Powerful horse) کی دُم سے باندھ کر گھوڑے کو تیزی سے دوڑایا جائے۔" چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور چند ہی لمحوں میں اس نفس پرست شہزادی کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

(عیون الحکایات، ۲/۲۳۱)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حَرّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے
(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت:

(1)یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے،تُو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دنیا کیسی مکّار اور زہر کی گٹھڑی ہے،اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔

(2)یہ دنیا ظالم اور مکار ہے شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند(جو اس سے محبت کرتا ہے اس)کا ہی خون چُوس لیتی ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے،تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں مرا جائے،ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

(2)یہ اسی کا بدلہ ہے

حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے بدبخت!یہ کیا ہے؟اس پر باپ بولا:اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا،یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے،یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔(تنبیہ الغافلین،باب حق الولد علی الوالد،ص ۶۹)

(3)کل یہی انجام میرا ہو گا

کہتے ہیں ایک جوان اپنے بوڑھے باپ سے تنگ آ کر اس کو دریا میں پھینکنے گیا۔باپ نے کہا:بیٹا!مجھے ذرا اور آگے گہرائی میں جا کر پھینکو۔بیٹے نے کہا:یہاں کنارے پہ کیوں نہیں اور وہاں گہرائی میں کیوں؟ باپ نے جواب دیا:اس لئے کہ یہاں تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا۔یہ سن کر بیٹا کانپ اٹھا کہ کل یہی انجام میرا ہو گا۔وہ باپ کو گھر لے آیا اور اس کی خدمت شروع کر دی۔(جیسی کرنی ویسی بھرنی،ص ۹۰)

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص ۷۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالِغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! باپ سے بدسُلوکی کرنا کس قدر تباہ کن ہے کہ اللہ پاک دنیا میں ہی اس کی سزا بندے کو دے دیتا ہے۔ تو آیئے! آج ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ آج سے بالخصوص اپنے والد کو نہیں ستائیں گے، ان کا دِل نہیں دُکھائیں گے، والد کے ہر جائز حکم کی بجاآوری کریں گے، والد کی رِضا والے کام کریں گے، والد کی ناراضی والے کاموں سے بچیں گے، جس کام سے وہ منع کریں گے اگر کوئی شرعی خرابی نہ ہوئی تو فوراً اس کام سے رک جائیں گے، پوری زندگی ان کی فرمانبرداری کریں گے، یہ مدنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان**" میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ سے رِسالہ "**مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان**" بھی شائع ہوچکا ہے، اِس عظیم الشّان رِسالے میں معلومات کا انمول خزانہ ہے، اِس رِسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: **قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل، قرآنِ پاک سکھانے کے لیے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا دُور دراز کا سفر، دُرست قرآنِ کریم پڑھنے کا شرعی حکم، مدرسۃ المدینہ کے 7 مدنی مقاصد،**

مدرسۃ المدینہ بالغان کے طالبِ علم مفتی کیسے بنے؟

آیئے! ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

ماں باپ کی عزّت کرنے والا بن گیا

مرکزالاولیاء(لاہور) کے ایک اسلامی بھائی گناہوں کی وادیوں میں گم تھے، نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ تھی اور نہ ہی حقوق العباد کی فکر۔ دوسری طرف والدین کی نافرمانی اور بہن بھائیوں کو مار پیٹ کر ان کی سخت دل آزاری کا باعث بنتے تھے۔ ان کی سعادتوں کی معراج کا سفر کچھ یوں شروع ہوا کہ ایک روز ایک بارِیش وباعمامہ مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ان کی ملاقات ہوگئی، سلام ومصافحے کے بعد انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، چنانچہ وہ دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوگئے۔ انہیں تلاوت و نعت کے بعد ہونے والے سُنّتوں بھرے بیان میں بڑا لطف آیا۔ انہوں نے صدقِ دل سے گناہوں سے توبہ کی اور اختتامِ اجتماع پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مرید ہونے کے لئے اپنا نام پیش کر دیا۔ اس کے بعد وہ مسلسل ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگے یہاں تک کہ سر پر سبز عمامے کا تاج سجالیا اور داڑھی کے نور سے اپنے چہرے کو آراستہ کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے والدین سے معافی تلافی کر کے نہ صرف ان کی عزّت کرنے لگے بلکہ رشتہ دار و محلے دار سبھی کے نزدیک باوقار اور عزّت دار بن گئے۔

بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦٤٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً ہر باپ کی یہ دِلی خواہش ہوتی ہے کہ **"میری اولاد میری فرمانبردار رہے، میرے ساتھ اچھا سلوک کرے، نیک، متقی و پرہیز گار بنے، مُعاشرے میں عزّت دار اور پاکیزہ کردار والی ہو"** مگر اکثر نتیجہ اس کے اُلٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو باپ تربیتِ اولاد کے بنیادی اسلامی اُصولوں سے ہی ناواقف، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہو گا تو بھلا وہ کیونکر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرپائے گا؟۔ شاید اسی وجہ سے آج اولاد کی تربیت کا معیار یہ بن چکا ہے کہ بچہ اگر کام کاج نہ کرے، اسکول، کوچنگ سینٹر، ٹیوشن یا اکیڈمی سے چھٹی کرلے یا اس معاملے میں سُستی کا شکار ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس و جوتے پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں وہ **"اگر مگر"** اور **"چونکہ چنانچہ"** سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا ہے، کھری کھری سُنائی جاتی ہے، گھنٹوں لیکچر دیئے جاتے ہیں، حتّٰی کہ مارپیٹ سے بھی گُریز نہیں کیا جاتا، لیکن اگر وہی بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، پوری پوری رات آوارہ گردی کرے، موبائل اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے نامحرموں سے ناجائز تعلقات قائم کرے، موبائل یا نیٹ کا غلط استعمال کرے، عشقِ مجازی کی آفت میں گرفتار ہوجائے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نت نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروانہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، رشوتوں کا لین دین کرے، ناجائز فیشن اپنائے، بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فُضول کاموں میں پیسہ برباد کرے، الغرض طرح طرح کی بُرائیوں میں مُبْتَلا ہوجائے مگر ان مُعاملات میں اس سے پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے باپ کی پیشانی پر بَل تک نہیں آتا، یہ

نظارے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں کہ کوئی اصلاح کرے بھی تو باپ کہتا ہے" ابھی تو یہ بچہ ہے"،"نادان ہے"،"آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا"،"بچوں پر اتنی بھی سختی نہیں کرنی چاہئے" وغیرہ۔ اسلامی تربیت سے محروم، حد سے زیادہ لاڈ پیار اور ڈِھیل دینے کے سبب وہی بچہ جب باپ، خاندان اور معاشرے کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا پیسے نہ دینے پر باپ کو آنکھیں دکھاتا، جھاڑتا یا باپ پر ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اس وقت باپ کو خیر خواہوں کی نصیحتیں یاد آنے لگتی ہیں، اب باپ اس کی اصلاح کے لئے کڑھتا، دعائیں کرتا اور کرواتا ہے مگر اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس وقت پانی سر سے بہت اُونچا ہو چکا ہوتا ہے اور سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ گویا کہ والدین کی تھوڑی سی لاپروائی کی وجہ سے ایک **قیمتی موتی** ضائع ہو چکا ہوتا ہے۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت   سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب باپ کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 سبق آموز حکایات سنئے اور اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیت کرنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنے کا نقصان

ایک شخص نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے میرے بچپن میں (اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت نہ کرکے) مجھے ضائع کیا لہٰذا اب میں آپ کے بڑھاپے میں آپ کو ضائع کروں گا۔ (فیض القدیر، ۱/۲۹۲، تحت الحدیث: ۳۱۱)

بے اولاد کو جب اولاد ملی!

امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

کتاب "**نیکی کی دعوت**" میں تحریر فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتَن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکّۂ مکرَّمہ حاضِر ہو اور مسجدُ الحرام شریف کے اندر مقامِ ابراہیم کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ کریم نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے ناز سے اُس کی پرورش کی، اِکلوتے بچّے کو ضَرورت سے زیادہ پیار ملا اور دُرُست تربیت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اُڑاؤ خَرچ (فضول خرچ) ہو گیا۔ باپ کو بَہُت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بِگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اِس سے وہ اپنے باپ کا مخالِف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکّۂ مکرَّمہ حاضِر ہو کر مقامِ ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تاکہ باپ کی موت کی صورت میں اِسے تَرکے (یعنی وِرثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آ جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص۵۷۷)

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اولاد کی درست اسلامی تربیت سے غفلت برتنا باپ کو افسوس اور شرمندگی کی دلدل میں دھکیل سکتا ہے۔ لہٰذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، تربیتِ اولاد کے اُصول سیکھنے چاہئیں، اولاد کے معاملے میں شرعی احکام کو نظر انداز مت کیجئے، اپنی اولاد کو اللہ پاک کا فرمانبردار بندہ اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا پکّا غلام بنایئے، اپنے کردار کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔ یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر سُنّتوں کی خدمت میں مصروف ہو جائیے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں خدمتِ دین کا مدنی کام سَرانجام دے رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** قائم کیا گیا

ہے جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں(Sports)سے وابستہ لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے مُطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دیناہے،وقتاً فوقتاً اس شعبے سے وابستہ افراد کے گھروں،اکیڈمیز وغیرہ میں مدنی درس(درسِ فیضانِ سُنّت)اور مدنی حلقے وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔اس شعبے کے افراد دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔اللہ پاک **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۱۵)

تربیتِ اولاد کے بارے میں مزید معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسالہ **"اولاد کے حُقوق"** کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔ماں باپ کی شان و عظمت سے آگاہی کے لیے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رِسالہ **"سمندری گنبد"** کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید ہوگا۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔اس مہینے کی **14 تاریخ** کو امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا یومِ منایا جاتا ہے۔آیئے!اسی مناسبت سے آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں کے بارے میں سُنتے ہیں،چنانچہ

ابوعطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ ماجد حاجی عبد الرَّحمٰن قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک سیرت ،تقویٰ و طہارت اور شریعت و سنّت کے پیکر تھے، آپ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ کے دل میں دُنیوی مال و دولت جمع کرنے کی لالچ بالکل نہ تھی۔ آپ مساجد سے مَحَبَّت اور خوب خدمت کیا کرتے۔ 1979 ء میں جب امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"کولمبو (سری لنکا)"** تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بَہُت متأثر پایا کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدۂ غوثیہ کا وِرد فرماتے تھے۔کولمبو میں قیام کے دوران امیر اَہلسنّت کے خالو نے دورانِ گفتگو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سفرِ حج میں وصال

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالَمِ شِیْر خوارگی (یعنی دُودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۷۰ھ میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں مِنٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حجاجِ کرام فوت ہو گئے تھے، ابُو عطار حاجی عبد الرَّحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی مختصر علالت (بیمار رہنے) کے بعد 14 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۱۱)

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1)فرمایا:اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ،بے شک جس گھر میں (سورۂ)بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے ۔(مسلم،کتاب صلاۃ المسافرین،باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ...الخ،ص۳۰۶،حدیث:۱۸۲۴)

(2)فرمایا:جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر نہیں کیا جاتا،ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی ہے۔(بخاری،کتاب الدعوات،باب فضل ذکر اللہ،۴/۲۲۰،حدیث:۶۴۰۷)☆گھر میں آتے جاتے بُلند آواز سے سلام کریں۔☆والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔☆دِن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چُوما کریں۔☆والدین کے سامنے آواز دِھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔ ☆ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔☆ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دِن کے بچّے کو بھی ''آپ'' کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔☆اپنے محلے کی مسجد کی عشاء کی جماعت کے وقت سے لیکر دو گھنٹے کے اندر سو جایا کریں۔☆کاش!تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی(مسجد کی پہلی صف میں باجماعت)مُیسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔☆گھر میں اگر نمازوں کی سُستی ،بے پردگی ، فلموں،ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔☆گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ زبان چلائیں گے تو ''**مدنی ماحول**'' بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے ☆بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔

لہٰذا غصہ، چڑچڑا پن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔☆گھر میں روزانہ فیضانِ سُنّت کا درس ضرور ضرور دیں یا سُنیں۔☆اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔☆گھر والوں کو گناہوں بھرے **چینلز** سے چھٹکارا دلا کر صرف اور صرف **مدنی چینل** دکھانے کی ترکیب بنائیے۔(فیضانِ داتا علی ہجویری، ص۷)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّةً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ **ہفتہ وار اجتماع** کا بیان حضرت سَیِّدُنا **عثمانِ غنی** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی **سخاوت** کے مُتعلق ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **غزوۂ تبوک** سمیت کئی مواقع پر **اپنا کثیر مال راہِ خدا میں پیش کیا**، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کو کس قدر ستایا گیا،اس بارے میں بھی ایک دلسوز واقعہ سُنیں گے، آپ کی **عبادت و ریاضت** کے چند واقعات بھی سُنیں گے،آپ **کس قدر زبردست عاشقِ رسول تھے**،اس کا بیان بھی آئندہ ہفتے کیا جائے گا،یہ بھی سُنیں گے کہ آپ کو **"جامعُ القرآن"** کا لقب کیوں عطا کیا گیا،اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید و خلیفہ **صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس **مبارک بھی قریب ہے**،لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی ہم سُنیں گے۔

آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف آنے کی بلکہ اِنفرادی کوشش کرکے دُوسروں کو بھی لانے کی نیّت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۔۔۔ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات۔۔۔)11 ذوالحجۃ الحرام 1439ھ 23 اگست 2018

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے یعنی **25اگست** بعد نمازِ عشاء تقریباً **09:30pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **کی طرف سے ہفتہ وار رسالہ پڑھنے کی ترغیب**

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں** امیر اہلسنت کسی ایک مدنی رِسالے کے مطالعے کی ترغیب بھی اِرشاد فرماتے ہیں، مطالعہ کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی کارکردگی بھی امیر اہلسنّت کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے نیز آپ مطالعہ کرنے والوں کو اپنی دُعاؤں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ قیمتی مدنی پھول بھی عطا فرماتے ہیں: آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے "**کراماتِ عُثمان غنی**" کے مطالعے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جائے گی، تمام عاشقانِ رسول اِس رِسالے کو پیشگی ہی حاصل کرلیں اور اس کا مطالعہ کرکے امیر اہلسنّت کے دل کی دُعائیں لیں **ہدیہ:**۔۔۔بڑا سائز 15 چھوٹا 06 ۔۔روپے

"**امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ" کا رسالہ " **اخبار کے بارے میں سُوال جواب** " اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے!)۞) اخبار پڑھنا کیسا؟ (۞) دُنیا کا سب سے پہلا اخبار کب اور کہاں جاری ہوا ؟(۞)چور سے بڑھ کر مُجرِم کون ۞) لوہے کے 80 کوڑوں کی سزا ۞ اخبارات کے مضامین لکھنے والوں

کیلئے مدنی پھول ۔ہدیہ ۔۔بڑاسائز 15 چھوٹا سائز 11 ۔۔: روپے۔۔۔

کتاب "**حُسنِ اخلاق**" اس کتاب کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے:(۞) لوگوں سے خوش اخلاقی سے ملنے کی فضیلت (۞) غصے کے وقت خود پر قابو پانے کے فوائد (۞) حقوق کی ادائیگی کیوں ضروری ہے؟ (۞) مسلمانوں پر ظلم کی مزمّت (۞) پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں (۞) مسلمان بھائی کیلئے مسکرانہ کیسا؟ ہدیہ ۔30۔: روپے۔

"**ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں**" میں سے روزانہ کے ایک مدنی کام کا رِسالہ بنام "**بعدِ فجر مدنی حلقہ**" مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے، بالخصوص تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، **مجلس مدنی انعامات کے تمام ذِمہ داران** اور بالعموم تمام عاشقانِ رسول اِس عظیم الشّان رِسالے کو ضرور حاصل فرمائیں۔اِس رِسالے میں کیا کیاہے، آیئے سُنتے ہیں:(۞) فجر کے وقت کی اہمیت (۞) بعدِ فجر تا اِشراق چاشت مسجد میں بیٹھنے کے متعلق 8 فرامینِ مُصطفیٰ (۞) مدنی حلقے سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا طریقہ ہے (۞) شجرۂ عالیہ پڑھنے کے 4 فوائد (۞) چند بزرگانِ دین کے بعدِ فجر کے معمولات (۞) بعدِ فجر مدنی حلقے سے متعلق اِحتیاطوں اور مفید معلومات پر مبنی سوال جواب ہدیہ ۔۔15۔۔: روپے۔۔

اِن کتب ورسائل کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے دوست واحباب میں تقسیم بھی کیجئے۔یہ کتب ورسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیے جاسکتے ہیں۔

آج کے ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں "**نَوحَہ**" کے بارے میں بتایا جائے گا مثلاً (۞) نوحہ کی تعریف (۞) "نوحہ" کے متعلق مختلف احکام (۞) "نوحہ" کے گناہ میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب (۞) "نوحہ" کے گناہ سے بچنے کے لیے کیا کیا جائے؟ اور "**تکبیرِ تشریق**" یاد کروائی جائے گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے اجتماعی فکرِ مدینہ کروائی جائے۔

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔